عورت کا بغیر محرم سفر اور حج کا مسئلہ

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود

مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم چوک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

اس مقالہ میں درج ذیل عنوانات شامل ہیں۔

موضوع کے متعلق ابحاث ثلاثہ کا اجمالی خاکہ۔

پہلی بحث:- محرم یا خاوند کے بغیر عورت کے سفر کی حرمت پر وارد احادیث اور ان میں تطبیق۔

ما فوق الثلاث روایت کی تطبیق۔

عورت کا محرم کے بغیر سفر شرعی و سفر قصیر کا حکم۔

عبارات الاحناف

اقوال الموالک

عبارات الشافعیہ

عبارات الحنابلہ

خلاصہ مذاہب۔

ادلہ کی بحث۔ دلیل الحنفیہ

طریقہ استدلال۔

شیخینؒ کے قول پر فتوی۔

حج مفروض کیلئے عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر سفر کا حکم۔

سفر حج مفروض میں عورت کیلئے محرم یا زوج کی معیت شرط ہے۔ یا نسوۃ ثقات اور قافلہ عظیمہ ہی کافی ہے؟

مذہب حنفیہ و حنابلہ۔

مذہب مالکیہ۔

مذہب شافعیہؒ۔

مذاھب اربعه کا خلاصه۔

ادلّہ کی بحث۔ مالکیہؒ اور شافعیہؒ کے ادلّہ۔

مالکیہؒ اور شافعیہؒ کے ادلّہ پر ایک نظر۔

دفع تعارض بتخصیص الآیۃ بالحدیث

موالکؒ اور شافعیہؒ کے ادلّہ سے جوابات۔

ازواج مطہرات کا سفر حج صحابہ کرامؓ کی معیت کے متعلق علامہ عینیؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا تحقیق۔

اسیرہ کے سفر پر قیاس سے جواب۔

حنفیہؒ اور حنابلہؒ کی ادلّہ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورت کو خلقی اور فطری طور پر کمزور اور ضعیف بنایا ہے' اس ضعف کی بنا پر یہ صنف نازک سفر وحضر میں اپنی ذمہ داریوں سے تنہا عہدہ برا نہیں ہوسکتی' اسلام نے سفر وحضر میں عورت کی بھرپور حمایت وصیانت فرمائی ہے اور یہ حکم دے کر کہ عورت محرم یا خاوند کے بغیر سفر کی نیت سے گھر سے باہر نہیں نکل سکتی فتنے کی جڑ ہی ختم کردی ہے اور عورت کو ایسی عزت ووقار دیا ہے جس کی نظیر کسی دوسرے مذہب میں ملنا مشکل ہے۔

اسی بنا پر نبی کریم ﷺ سے اس موضوع پر ایسی کثرت سے احادیث مروی ہیں جو تقریبا حد تواتر کو پہنچ جاتی ہیں اور مذاہب اربعہ عورت کے محرم یا خاوند کے بغیر سفر کرنے کی حرمت پر متفق ہیں' البتہ سفر قصیر اور فرض حج کیلئے سفر کے مسئلہ پر آراء میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے جس کی تفصیل انشاء اللہ آگے آئے گی۔ ہم اس موضوع کو تین بحثوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

1...... محرم یا خاوند کے بغیر عورت کے سفر کی حرمت پر وارد احادیث اور ان میں تطبیق۔

2...... عورت کا محرم کے بغیر سفر شرعی وسفر قصیر کا حکم۔ 3. ..... حج مفروض کیلئے عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر سفر کا حکم۔

پہلی بحث:- محرم یا خاوند کے بغیر عورت کے سفر کی حرمت پر وارد احادیث اور ان میں تطبیق۔

نبی کریم ﷺ سے محرم یا خاوند کے بغیر عورت کے سفر کی حرمت پر بڑی کثرت سے احادیث مروی ہیں' جن کے الفاظ اور مقادیر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ احقر کی جستجو کے مطابق مقادیر میں اختلاف کے اعتبار سے احادیث کی سات (۷) انواع بن جاتی ہیں۔

(1) بعض احادیث میں عورت کو محرم یا خاوند کے بغیر مطلقاً سفر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(2) بعض احادیث میں تین میل تک سفر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(3) بعض احادیث میں ایک برید کی مسافت تک سفر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ برید بارہ میل شرعی کے برابر مسافت کا نام ہے

۔یعنی عورت محرم کے بغیر بارہ میل شرعی کی مسافت تک سے کم سفر کرسکتی ہے اس سے زیادہ نہیں کر سکتی۔

(4) بعض احادیث میں ایک دن یا ایک دن اور ایک رات کی مسافت تک سفر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(5) بعض احادیث میں دودن کی مسافت تک سفر کی ممانعت ہے۔

(6) بعض احادیث میں تین دن کی مسافت تک سفر سے منع کیا گیا ہے۔

(7) بعض احادیث میں تین دن سے زیادہ مسافت کے سفر سے بھی منع کیا گیا ہے۔ذیل میں اسی ترتیب سے احادیث کونقل کیاجاتاہے۔

النوع الاول:- 1...... أخرج البخاری عن ابن عباسؓ قال قال النبی ﷺ لا تسافر المرأة الا مع ذی محرم ٬ولا یدخل علیها رجل الاومعها محرم. ﴿1﴾

2......وأخرج مسلم عن ابن عباسؓ انه قال سمعت النبی ﷺ یخطب یقول :لا یخلونّ رجل بامرأةٍ الاّ ومعها ذو محرم ولا تسافر المرأة الامع ذی محرم فقام رجل فقال یا رسول الله ان امرأتی خرجت حاجّة وانی اکتتبت فی غزوة کذا وکذا فقال انطلق فحجّ مع امرأتک. ﴿2﴾

3......وأخرج الطحاوی عن أبی هریرةؓ أن رسول الله ﷺ قال لا تسافر المرأة الا ومعها ذو محرم ﴿3﴾

4......وأخرج البیهقیؒ عن ابن عباسؓ قال سمعت النبی ﷺ یقول لا یخلون رجل بامرأة ولا تسافر امرأة الا ومعها ذو محرم . ﴿4﴾

النوع الثانی:- 1...... أخرج الطبرانی عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ﷺ لا تسافر المرأة ثلثة أمیال الاّ مع زوج او ذی محرم فقیل لابن عباسؓ الناس یقولون ثلثة أیام قال انما هو وهم منهم ﴿5﴾

یقول الهیثمیؒ "رواه الطبرانیؒ من روایة جویبر عن الضحاک وکلاهما ضعیف ﴿6﴾

وفی حاشیة الطبرانی "والضحاک لم یسمع من ابن عباسؓ ﴿7﴾

النوع الثالث:- 1...... أخرج ابوداؤد عن أبی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ لا یحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر أن تسافر بریدا ﴿8﴾

2...... وأخرج الطحاوی عن أبی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ لا تسافر المرأة بریدًا الا مع زوج أو ذی رحم محرم ﴿9﴾

3...... وأخرج البیهقی عن أبی هریرةؓ أنّ رسول الله ﷺ قال لا تسافر امرأة بریدًا الا مع ذی محرم ﴿10﴾

النوع الرابع : 1-...... أخرج مسلم عن أبی ہریرةؓ عن النبیﷺ قال لا یحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الآخر أن تسافر مسیرة یوم الا مع ذی محرم ﴿11﴾

وفی روایة لمسلم لا یحل لامرأة مسلمة تسافر مسیرة لیلة الاّ ومعها رجل ذو حرمة منها وفی روایة له لا یحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الآخر تسافر مسیرة یوم ولیلة الاّ مع ذی محرم علیها ﴿12﴾

2...... وأخرج الطحاوی عنه قال قال رسول اللہ ﷺ لا یحل لامرأة تسافریوما فما فوقه الاّ ومعها ذو حرمة وروی أبوداؤد والبیهقی مثله ﴿13﴾

النوع الخامس :-(1) أخرج البخاری ومسلم عن أبی سعید الخدریؓ قال سمعت من رسول اللہ ﷺ أربعاً فأعجبنی وایقنننی نهی أن تسافر المرأة مسیرة یومین الاّ ومعها زوجها او ذومحرم ﴿14﴾

وفی روایة لمسلم لا تسافر المرأة یومین من الدهر الا ومعها ذومحرم منها أو زوجها ﴿15﴾

2...... وأخرج الطحاوی عن أبی سعید الخدریؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول لا تسافر المرأة مسیرة لیلتین الا مع زوج أو ذی محرم ﴿16﴾

3......وأخرج البیهقی عنه انه قال سمعت من رسول اللہ ﷺ یقول لا تسافر المرأة مسیرة یومین ولیلتین الا ومعها زوجها او ذو محرم منها ﴿17﴾

النوع السادس:- 1...... اخرج البخاریؒ ومسلمؒ وأبوداؤدؒ والبیهقیؒ والطحاویؒ عن ابن عمرؓ ان النبی ﷺ قال لا تسافر المرأة ثلثة ایّام الا مع ذی محرم واللفظ للبخاری ﴿18﴾

2...... وأخرج مسلم والطحاوی عن أبی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یحل لإمرأة تؤمن باللہ والیوم الآخر أن تسافر سفراً یکون ثلثة ایام فصاعداً الا ومعها أبوها أو ابنها أو زوجها أو اخوها أو ذو محرم منها ﴿19﴾

3...... وأخرج مسلم والطحاوی عن أبی ہریرةؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یحل لإمرأة أن تسافر ثلثاً الا ومعها ذو محرم منها واللفظ لمسلم ﴿20﴾

النوع السابع:-أخرج مسلم وابوداؤد والبیهقیؒ أن نبی اللہ ﷺ قال لا تسافر امرأة فوق ثلاث لیال الا مع ذی محرم واللفظ لمسلم ﴿21﴾

یہ احادیث عورت کے محرم یا خاوند کے بغیر سفر کی حرمت پر بڑی صراحت اور وضاحت کے ساتھ دلالت کر رہی ہیں مقادیر میں اختلاف سے ان احادیث کی صحت پر یا ان کے واجب العمل ہونے پر کوئی فرق نہیں پڑتا' ان میں ایسا اضطراب یا تناقض نہیں ہے کہ جس

میں تطبیق دے کرانہیں قابل عمل نہ بنایا جاسکے۔علماء نے ان میں مختلف انداز میں تطبیق دی ہے چنانچہ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں۔ وکلہ صحیح ولیس فی ھذا کلہ تحدید لأقل ما یقع علیه اسم السفر ولم یرد ﷺ تحدید أقل ما یسمی سفراً فالحاصل أن کل ما یسمی سفراً تنھی عنه المرأة بغیر زوج أو محرم سواء کان ثلثة ایام أو یومین أو یوما أو بریدا أو غیر ذلک ﴿22﴾

علامہ نوویؒ کی اس تطبیق کا حاصل یہ ہے کہ یہ تمام احادیث صحیح ہیں ان احادیث میں سفرشرعی کی کم ازکم مقدار کی تحدید کرنا مقصودنہیں ہے نبی کریم ﷺ کا مقصودان احادیث سے کم ازکم سفرشرعی کی تحدید کرنانہیں ہے بلکہ حاصل ان احادیث کا) یہ ہے کہ جو(لغوی اعتبار سے) بھی سفرہوعورت کومحرم یاخاوند کے بغیراس سفر سے منع کیا گیا ہے۔

علامہ منذریؒ فرماتے ہیں لیس فی ھذہ تباین فانه یحتمل انه ﷺ قالھا فی مواطن مختلفة بحسب الاسئلة ﴿ 23﴾

علامہ منذریؒ کی اس تطبیق کا حاصل یہ ہے کہ ان احادیث میں تباین نہیں ہے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مختلف اوقات میں مختلف سوالوں کے جوابوں میں یہ احادیث ارشادفرمائی ہوں یعنی سائل نے عورت کے سفر کے متعلق جس مقدار کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے اس مقدار کوناجائز فرما دیا۔

جیسا کہ امام بیہقیؒ نے فرمایاہے وکان النبی ﷺ سئل عن المرأة تسافر ثلثا من غیر محرم فقال لا و سئل عنھا تسافر یومین من غیر محرم فقال لا ویوماً فقال لا فأری کل واحد منھم ما حفظ ولا یکون عدد من ھذہ الاعداد حدّاً﴿ 24﴾

شیخ الاسلام علامہ ظفراحمدعثمانیؒ ان احادیث میں تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں کانت المرأة منھیة عن السفر مسیرة بریداً اوّلاً حین غلبةالخوف وشدة ضعف الاسلام ثم نھیت عن السفرمسیرة یوم ولیلة حین حصلت للمسلمین قوة ثم نھیت عنه مسیرة یومین حین زادت قوتھم ثم نھیت عن السفرمسیرة ثلاث الا بمحرم حین کملت قوتھم وزادت شوکتھم وھذاأحسن ما یجمع به بین مختلف الحدیث وانما یؤخذ بالاخر فالاخر من أمر النبی ﷺ کما قدعرف فی الاصول ﴿ 25﴾

اس تطبیق کا حاصل یہ ہے کہ شروع اسلام میں جب خوف غالب تھا اور اہل اسلام شدت ضعف کا شکار تھے عورت کو ایک برید (12 میل شرعی) سفرکرنے سے بھی ممانعت تھی۔جب مسلمانوں کو کچھ قوت حاصل ہوئی تو عورت کو

ایک دن رات کی مسافت (16 میل انگریزی یا 25.74 کلومیٹر تک) سفرکرنے سے ممانعت کردی گئی اس سے کم مسافت تک سفر کی اجازت دیدی گئی ،جب مسلمانوں کی قوت اورشان وشوکت کمال کو پہنچ گئی تو تین (3) دن کی مسافت (48 میل انگریزی یا

77.24 کلومیٹر) تک سفر کرنے سے ممانعت کردی گئی اس سے کم مسافت تک محرم یا خاوند کے بغیر سفر کی اجازت دیدی گئی۔

اب رہی وہ حدیث جو مافوق الثلاث کی حرمت پر دلالت کرتی ہے ، گو مذاہب اربعہ کیخلاف ہونے کی بنیاد پر بالاجماع متروک ہے تاہم دوسری احادیث سے اس کے تعارض کو ختم کرنے کیلئے مختلف توجیہات کی گئی ہیں۔ سب سے بہتر وہ توجیہ ہے جس کو علامہ ظفر احمد عثمانی نے تحریر فرمایا ہے۔

اس توجیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ امام مسلمؒ نے فوق الثلث والی روایتؓ کو اس سند سے ذکر کیا ہے **حدثنا ابی بکر بن ابی شیبہ قال حدثنا عبد اللہ بن نمیر و أبو أسامہ عن عبداللہ عن نافع عن ابن عمرؓ أن رسول اللہ ﷺ قال لا تسافر المرأۃ فوق ثلاث الا ومعھا ذو محرم ﴿26﴾**

اس حدیث کا شاہد حدیث قتادہ ہے **قتادہ عن قزعۃ عن ابی سعید الخدریؓ أن النبی ﷺ قال لا تسافر المرأۃ فوق ثلث الا مع ذی محرم** اور قتادہ سے ہی ایک روایت میں ہے **اکثر من ثلث الا مع ذی محرم** اس حدیث کی تخریج بھی امام مسلم نے فرمائی ہے، ابن عمرؓ کی روایت میں ابن ابی شیبہ ابواُسامہ اور عبداللہ بن نمیر عن عبداللہ سے فوق ثلاث کے الفاظ روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ اور حدیث محفوظ وہ ہے جو یحیٰ القطان عن عبیداللہ مروی ہے اس کی متابعت عبداللہ بن نمیر نے کی ہے

وفی روایۃ ابنہ عنہ عن عبد اللہ بلفظ لا تسافر المرأۃ ثلاثاً الا ومعھا ذو محرم ان دونوں کی تخریج بھی امام مسلم نے کی ہے اور بخاری میں اس کی متابعت ابن مبارک نے فرمائی ہے **فروی عن عبداللہ عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً مثلہ** صحیح بخاری کی ایک روایت میں ابواُسامہ سے اس لفظ کی موافقت منقول ہے جس کو جماعت نے نقل کیا ہے یعنی لفظ ثلاث کی موافقت،

قال حدثنا اسحق بن ابراھیم الحنظلی (وھو ابن راھویہ) قال قلت لأبی اسامۃ حدثکم عبیداللہ عن نافع عن ابن عمرؓ عن النبی ﷺ قال لا تسافر المرأۃ ثلاثۃ ایام -الحدیث- اور مسند اسحٰق میں ہے کہ اس حدیث کی آخر میں ہے **فأقرّ بہ ابو اسامۃ وقال نعم ﴿27﴾**

اب صرف ابن ابی شیبہ کا تفرد لفظ **فوق ثلاث** میں باقی رہ گیا اس لئے کہ ابن ابی شیبہ کے شیخ ابواسامہ اور عبید اللہ بن نمیر نے یحیٰ القطان اور ابن المبارک کے لفظ (ثلاثاً) کی موافقت کی ہے اور یحیٰ القطان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے جن میں سے ابن حرب اور محمد بن مثنی مسلم کے راوی ہیں اور مسدد طحاوی اور بخاری کے راوی ہیں، احمد بن حنبل ابوداؤد کے راوی ہیں ان تمام نے لفظ **ثلثۃ ثلثۃ ایام یا ثلاثاً** سے روایت کی ہے کسی نے بھی **فوق الثلث** نہیں کہا اب یا تو ترجیح دی جائے گی یا تطبیق، ترجیح ہو تو وہ جماعت کے لفظ کو ہوگی نہ کہ ابن ابی شیبہ کے تفرد کو اور اگر تطبیق دیں تو یوں کہا جائیگا کہ ابن ابی شیبہ کی روایت میں اختصار سے کام لیا گیا ہے اصل میں تھا **لا تسافر المرأۃ ثلثاً او فوقہ** اس کو اختصاراً **فوق ثلث** کردیا گیا اس کی تائید مسلم کی اس روایت سے ہوتی ہے جس کو ابوسعید

خدریؓ نے روایت کیا قال رسول اللہ ﷺ لا یحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الاخر أن تسافر سفراً یکون ثلثة ایام فصاعداً الا ومعھا ابوھا الحدیث ﴿28﴾ یہ حدیث مفسر ہے ابن ابی شیبہ کی مختصر حدیث کو اسی پر محمول کیا جائے گا ابوسعید کی جس روایت میں فوق ثلث یا اکثر من ثلث ہے اس کا بھی یہی جواب ہے جو اوپر گزرا ہے اس کی روایت میں بھی لفظ ثلث وارد ہوا ہے ﴿29﴾ مندرجہ بالا احادیث سے مندرجہ ذیل امور مستفاد ہوتے ہیں

1...... عورت کا خاوند یا محرم کے بغیر سفر کرنا نا جائز ہے۔

2...... خاوند یا محرم کے بغیر سفر کی حرمت کا حکم جنس عورت کو شامل ہے۔ فقہائے کرام کے صحیح قول کے مطابق شابّ اور عجوز دونوں کیلئے محرم یا خاوند کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

3...... اس لئے کہ احادیث مبارکہ میں شابّ اور عجوز کا کوئی فرق نہیں کیا گیا' بلکہ حکم کو مطلق رکھا گیا ہے عورت کا بغیر اور اسی بناء پر بھی کہ عورت مظنۃ طمع وشہوت ہے۔ اگر چہ بڑی عمر کی ہی کیوں نہ ہو' سفر میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں جو قلت دین اور غلبہ شہوت کی بناء پر حیا سے عاری ہوتے ہیں' بڑی عمر کی عورتیں بھی ان سے مامون نہیں ہوتے اس لئے کہا گیا ہے **لکل ساقط لاقط**

4...... مندرجہ بالا احادیث سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ محرم یا خاوند کی بغیر سفر کی حرمت کا مدار قطع مسافت پر ہے اس لئے کہ سفر کی باب میں قطع مسافت کا اعتبار ہوتا ہے' وسائل سفر (گاڑی وغیرہ) کا اعتبار نہیں ہوتا' سفر جلدی طے ہو جائے یا دیر میں کیونکہ احادیث کا مقتضی یہ ہے کہ عورت محرم یا خاوند کے بغیر ایک برید کی مسافت' یا دو دن کی مسافت یا تین دن کی مسافت نہیں کرسکتی۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

دوسری بحث:- عورت کا محرم کے بغیر سفر شرعی وسفر قصیر کا حکم:......

مذاہب اربعہ اس بات متفق ہیں عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر مسافت شرعی کی مقدار سفر کرنا نا جائز ہے اس سے کم سفر کرنا عورت کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ احناف کی ظاہر الروایۃ کے مطابق سفر شرعی سے کم مسافت تک عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر سفر شرعی جائز نہیں البتہ شیخینؒ سے ایک روایت ایک دن کی مسافت کی کراہت کے بارے میں منقول ہے ائمہ ثلاثہ کے ہاں عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر مطلقاً سفر نا جائز ہے مسافت شرعی سے کم ہو یا زیادہ البتہ شہر کی آبادی کی حدود کے اندر عورت کا نکلنا باتفاق مذاہب اربعہ جائز ہے بشرطیکہ فتنہ کا خوف نہ ہو لانہ حضر ولیس بسفر اور مالکیہؒ کے ہاں قافلہ کبیرہ کے ہمراہ عورت سفر حج مفروض کے علاوہ بھی بلا محرم وزوج سفر کرسکتی ہے۔ مذاہب ثلاثہ میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔ مالکیہؒ کے ہاں قافلہ کبیرہ شرط ہے وہ قافلہ جس کی تعداد تھوڑی ہو۔ اس کا یہ حکم نہیں ہے۔ مذاہب اربعہ کی عبارات ملاحظہ ہوں۔

عبارات الحنفیہ:- بدائع الصنائع میں ہے ثم المحرم او الزوج انما یشترط اذا کان بین المرأة وبین مکة ثلاثة ایام فصاعدًا فان کان أقل من ذلک حجت بغیر محرم لان المحرم یشترط للسفر وما دون ثلاثة ایام

ليس بسفر فلا يشترط فيه المحرم كما لا يشترط للخروج من محلة الى محلة ﴿31﴾

تاتارخانیہ میں ہے ولا تسافر المرأة بغير محرم ثلاثة ايام فما فوقها واختلفت الروايات فيما دون ذلك 'قال ابويوسفؒ أكره لها ان تسافر يوما وهكذا روى عن ابى حنيفةؒ قال الفقيه ابوجعفرؒ اتفقت الروايات على الثلاث فاما دون الثلاث قال ابوحنيفةؒ هو اهون من ذلك ولا يكون فى ذلك ما يكون فى الثلاث ﴿32﴾

ردالمحتار میں ہے قال فى القنية واجمعوا ان العجوز لا تسافر بغير محرم فلا تخلو برجل شابّا او شيخا ﴿33﴾

عبارات المالكيه:- مواہب جلیل میں ہے۔فهم من قول المصنفؒ "بفرض" ان سفرها فى التطوع لا يجوز الا بزوج او محرم وهو كذلك فيما اذا كان على مسافة يوم وليلة فاكثر وسواء كانت شابة او متجالة وقيد ذلك الباجى بالعدد القليل ونصه هذا عندى فى الانفراد والعدد اليسير فاما فى القوافل العظيمة فهى عندى كالبلاد يصح فيها سفرها دون نساء وذى محارم 'انتهى' ونقله عنه فى الاكمال وقبله ولم يذكر خلافه وذكره الزفانى فى شرح الرسالة على انه المذهب فيقيد به كلام المصنف وغيره ونص كلام الزفاقى اذا كانت فى رفقة مامونة ذات عددوعدد او جيش مامون من الغلبة والمحلة العظيمة فلا خلاف فى جواز سفرها من غير ذى محرم فى جميع الاسفار الواجب منها والمندوب والمباح من قول مالك وغيره اذ لا فرق بين ما تقدم ذكره وبين البلد هكذا ذكره القابسى انتهى ﴿34﴾

عبارات الشافعيه:- المجموع شرح المہذب میں ہے قال الماوردى ومن الاصحاب من قال اذا كان الطريق آمنًا لا يخاف خلوة الرجال بها جازخروجها بغير محرم وبغيرامرأة ثقة قال وهذاخلاف نص الشافعىؒ قالوا فان كان الحج تطوعا لم يجز أن تخرج فيه الا مع محرم وكذا السفر المباح كسفر التجارة والزيارة لا يجوز خروجها فى شىء من ذلك الا مع محرم او زوج ﴿35﴾

مجموع ہے میں ہے وحاصله انه يجوز الخروج للحج الواجب مع زوج أو محرم أو امراة ثقة ولا يجوزمن غير هؤلاء وان كان الطريق آمنا وفيه وجه ضعيف أنه يجوز ان كان آمنا واماحج التطوع وسفر الزيارة والتجارة وكل سفر ليس بواجب فلا يجوز على المذهب الصحيح المنصوص الا مع زوج او محرم ﴿36﴾

عبارات الحنابله :- مغنی ابن قدامہ میں ہے قال ابو عبد الله أما ابو هريرةؓ فيقول يوما وليلة ويروى عن ابى هريرةؓ لا تسافر سفرًا ايضًا واما حديث ابى سعيد يقول ثلثة ايام قلت لا تسافر سفرا قليلاً ولا كثيرًا الا مع ذى محرم ﴿37﴾

شرح منتہی الارادات میں ہے لا تسافر إمرأة الا مع ذى محرم ولا فرق بين الشابة والعجوزنصًا ولافرق بين

طويل السفر وقصيره لحديث ابن عباسؓ لاتسافر إمرأة إلامع محرم ﴿38﴾

ان عبارات کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ مالکیہ کے ہاں عورت محرم وزوج کے بغیر جہاز، ریل گاڑی، بڑی بس اوراس جیسی گاڑیوں میں سفر کرسکتی ہے لأنھا کالقوافل العظیمة اور جمہور کے ہاں جائز نہیں لإطلاق النصوص الواردة فی ھذا الباب واللہ سبحانه اعلم لیکن مذہب مالکی میں تصریح ہے کہ اگر ان قوافل عظیمہ میں عورت اپنے آپ کو مامون سمجھتی ہو اور قافلہ والے مامون ہو تو اس کی گنجائش ہے ورنہ نہیں۔

مواہب جلیل میں ہے إذا کانت فی رفقة مامونة ذات عدد وعدد أو جیش مأمون من الغلبة والمحلة العظیمة فلاخلاف فی جوازسفرھا من غیر ذی محرم فی جمیع الاسفار الواجب منھا والمندوب والمباح من قول مالک وغیرہ مواھب الجلیل ﴿38﴾

خلاصہ مذاہب :- حنفیہ کے ہاں عورت سفر شرعی محرم یا خاوند کے بغیر نہیں کرسکتی اس سے کم کرسکتی ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے ہاں عورت محرم یا خاوند کے بغیر مطلقاً سفر نہیں کرسکتی سفر شرعی ہو یا اس سے کم ۔

ادلہ کی بحث :-

مذاہب ثلاثہ کی دلیل :- ائمہ ثلاثہ نے اس باب میں اس احادیث سے استدلال کیا ہے جو مطلقاً عورت کے محرم یا خاوند کے بغیر سفر کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں جن کو شروع میں ہم نقل کرچکے ہیں۔ مثلاً امام بخاریؒ کی وہ حدیث جو ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لا تسافر المراة الا مع ذی محرم ﴿39﴾

طریق استدلال یہ ہے کہ حدیث ابن عباسؓ مطلق ہے اور جن احادیث میں تقیید ہے ان میں اختلاف کثیر ہے جیسا کہ گزر چکا ہے اور اکثر علماء نے یعنی ائمہ ثلاثہ نے اس باب میں تقییدات میں اختلاف کی بنا پر مطلق کو ترجیح دی ہے ۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں وکان النبی ﷺ سئل عن المرأة تسافر ثلاثًا مّن غیر محرم فقال لا وسئل عنھا تسافر یومین من غیرمحرم فقال لا ویومًا فقال لا فأدّی کل واحد منھم ما حفظ ولا یکون عدد من ھذہ الاعداد حدًّا ﴿40﴾

علامہ نوویؒ فرماتے ہیں ولیس المراد فی التحدید ظاھرہ بل کل ما یسمی سفرًا تنھی عنه المرأة بغیر زوج أو محرم سواء کان ثلاثة ایام أو یومین أو یومًا أو بریدًا وغیر ذلک بروایة ابن عباسؓ المطلقة وھی آخر روایات مسلمؒ السابقة لا تسافر إمرأة الا مع ذی محرم وھذا ما یتناول کل ما یسمّی سفرا واللہ اعلم ﴿41﴾

حاصل یہ ہے کہ جو بھی سفر ہو عورت اس سے منع کیا گیا ہے خواہ شرعی ہو یا لغوی

دلیل الحنفیة:- حنفیہ نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے جو عورت کے محرم یا خاوند کے بغیر تین دن کی مسافت کی مقدار کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں ان احادیث کی تخریج امام بخاریؒ مسلمؒ ابوداؤدؒ طحاوی اور بیہقیؒ وغیرہ نے

فرمائی ہے مثلاً ابن عمرؓ ابو ھریرۃؓ اور ابو سعید خدریؓ سے امام بخاریؒ نے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا **لا تسافر المرأة ثلاثة ايام إلا مع ذی محرم** ﴿42﴾

طریق استدلال یہ ہے کہ تقیید بالثلاث متحقق و متیقن ہے اور اس سے ماعدا مشکوک ہے لہذا متیقن پر عمل کیا جائے گا

امام طحاویؒ نے اس مقام پر بڑی بسط و تفصیل سے احادیث میں تطبیق دینے کے ساتھ ساتھ حنفیہ کے طریق استدلال پر بحث فرمائی ہے طوالت کی خوف سے ان کی پوری بحث نقل کرنے کی بجائے بحث کا مختصرؒ خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

عورت کے محرم یا خاوند کے بغیر سفر کی حرمت پر دلالت کرنے والی احادیث دو طرح کی ہیں

1...... وہ احادیث جو تین دن کی مسافت (مسافت شرعی) کی حرمت پر دلالت کر رہے ہیں۔

2......وہ احادیث جو مادون الثلث سفر کی حرمت پر دلالت کر رہے ہیں۔

پہلی قسم کی احادیث کا حاصل یہ ہیکہ تین دن کی مسافت (سفر شرعی) تک عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر سفر نا جائز ہے اس سے کم جائز ہے۔

دوسری قسم کی احادیث کا حاصل یہ ہے کہ تین دن سے کم مسافت والا سفر بھی عورت کیلئے ناجائز ہے ان احادیث میں سے جن کے بارے متأخر ہونا معلوم ہو جائے وہ دوسری قسم کی احادیث کیلئے ناسخ متصور ہوں گے۔ اب ثلاث والی احادیث مادون الثلث سے مقدم ہوں گے یا متأخر اگر مقدم ہوں تو مطلب یہ ہوگا کہ پہلے تین دن کی مسافت تک کا سفر عورت کیلئے بلا محرم یا زوج ناجائز اس سے کم جائز تھا پھر مادون الثلث کی احادیث وارد ہوئیں ان احادیث نے مادون الثلث سفر کو بھی حرام قرار دیا اور تین دن مسافت کے سفر کی حرمت برقرار رکھی لھذا مادون الثلث والی احادیث نے ثلث والی احادیث کی حرمت کو بھی باقی رکھا اور ایک نئی حرمت یعنی ثلث و ما دون الثلث کے مابین سفر کی حرمت کا حکم بھی دیا اس صورت میں (یعنی احادیث ثلث کے متقدم ہونیکی صورت میں) بھی احادیث ثلث پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔

اور اگر احادیث ثلث متاخر ہوں تو وہ مادون الثلث کیلئے ناسخ ہوں گی اس صورت میں احادیث مادون الثلث پر عمل واجب نہیں ہوگا۔ معلوم ہوا کہ احادیث ثلث دونوں احوال میں واجب العمل رہتی ہیں اور اگر احادیث مادون الثلث متاخر ہوں تو واجب ہوتی ہیں ورنہ نہیں لھذا جو احادیث دونوں احوال (تقدم و تاخر) میں واجب العمل ہوتی ہیں ان پر عمل کرنا اولی ہے بنسبت ان احادیث کے جو ایک حالت یعنی تاخر میں واجب العمل ہوتی ہیں اور دوسری صورت (حالت تقدم) میں واجب العمل نہیں ہوتی ((شرح معانی الاثار للطحاوی 416/1))

احقر عرض کرتا ہے کہ اگر عورت کیلئے خروج واجب ہو مثلاً سفر حج یا معاش وغیرہ تو اس صورت میں مسافت قصر سے کم سفر کیلئے محرم یا خاوند کے بغیر سفر کی اجازت دے دینی چاہئے اور اس صورت میں حنفیہ کے مذہب پر عمل کرنا اولی معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر عورت کا خروج

کسی امر واجب یا حاجت شدیدہ کی بنا پر نہ ہو تو مطلقاً خروج کی اجازت نہ دینا چاہئے مسافت قصر ہو یا کم اس صورت میں مذاہب ثلثہ (ما سوائے حنفیہ) پرعمل کرنا اولی معلوم ہوتا ہے۔اس لئے کہ اس باب میں وارد احادیث سے عورت کیلئے محرم یا خاوند کے بغیر مطلقاً سفر کی حرمت معلوم ہوتی ہے اور کسی ایک کے نسخ پر دلیل موجود نہیں ہے۔

نیز عورت کے محرم یا خاوند کے بغیر سفر کی حرمت' خوف فتنہ' عورت کو اجنبی سے خلوت و اختلاط سے بچانے اور لوگوں کو اس میں طمع سے روکنے کی بنا پر ہے اور یہ علت جیسے سفر طویل (سفر شرعی) میں ہے ایسے ہی سفر قصیر (سفر شرعی سے کم سفر) میں بھی پائی جاتی ہے اسی بنا پر علمائے حنفیہ نے شیخین کی اس روایت پر بھی فتوی دیا ہے جس میں عورت کیلئے خاوند یا محرم کے بغیر ایک دن کی مسافت سفر کرنے کی کراہت منقول ہے اور اس کی علت فساد زمان بیان فرمائی ہے اور موجودہ زمانہ میں کہیں زیادہ ہے۔

ردالمختار میں ہے **وروی عن ابی حنیفة وابی یوسفؒ کراهة خروجها وحدها مسیرة یوم واحد قالوا وینبغی ان یکون الفتوی علیه لفساد الزمان** ﴿43﴾ اس رائے کو اس بات سے بہت تقویت ملتی ہے کہ فتح الملہم شرح صحیح المسلم میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے بعینہ اپنی یہی رائے تحریر فرمائی ہے چنانچہ فرماتے ہیں **والاقرب الاحوط عندی ان یؤخذ باکثر ما ورد من الـمـدة فی السفر الواجب لان الحرمة فیما عداه مشکوکة والواجب الیقینی لا تفسخ ولا یندفع بالشک ویؤخذ بالاقل فی غیر الواجب من السفر لان الاجتناب عن الحرمة المختلطة اولی واهم من فعل یوجب علیه فعله وللّٰه سبحانه وتعالی اعلم بالصواب** ﴿44﴾

تیسری بحث :۔حج مفروض کیلئے عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر سفر کا حکم۔

ائمہ اربعہ اتنی بات پر تو متفق ہیں کہ نفلی حج کیلئے عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر سفر کرنا ناجائز ہے اس صورت میں نسوہ ثقات کی معیت بھی کافی نہیں ﴿45﴾

اس بات پر بھی ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ اگر عورت سفر حج کیلئے محرم یا خاوند کے بغیر بھی نکل کھڑی ہوئی تو اس کا خروج حرام ہوگا تاہم اس کا فریضہ حج ساقط ہو جائے گا اس لئے کہ محرم یا خاوند یا نسوہ ثقات کی معیت بالاتفاق وجوب کیلئے شرط ہے جواز حج کی شرط نہیں ہے ﴿46﴾

ان دو (2) امور میں اتفاق کے بعد ائمہ اربعہ کا آپس میں اختلاف ہوا ہے کہ عورت کیلئے سفر حج مفروض کیلئے محرم یا زوج کی معیت شرط ہے یا نسوہ ثقات یا قافلہ عظیمہ کی معیت ہی کافی ہے۔

مذهب حنفيه وحنابله :۔ حنفیہ اور حنابلہ کے ہاں سفر حج مفروض کیلئے بھی عورت کیلئے محرم یا خاوند کے معیت شرط ہے ان دونوں میں سے کسی ایک کی معیت کے بغیر سفر حج کیلئے خروج جائز نہیں ان دونوں مذہبوں کے مطابق استطاعت الی البیت کی تفسیر میں محرم یا خاوند کی معیت بطور شرط شامل ہوگی۔﴿47﴾

حنفیہ کے مذہب میں کچھ تفصیل ہے وہ یہ کہ محرم یا خاوند کی معیت اس وقت ضروری ہے جبکہ عورت کے گھر اور مکہ مکرمہ کے درمیان مسافت قصر ہو اگر کم مسافت ہے تو محرم یا خاوند کے بغیر بھی حج کیلئے جاسکتی ہے اسلئے کہ معیت زوج یا محرم سفر شرعی کیلئے ضروری ہے اس سے کم کیلئے ضروری نہیں بالخصوص جبکہ سفر واجب ہو جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے

مذهب مالکیه :- عورت کیلئے سفر حج مفروض کیلئے عام حالات میں محرم یا زوج کی معیت ضروری ہے عورت کا اکیلے عورتوں یا مردوں کی جماعت کے ساتھ نکلنا جائز نہیں البتہ اگر عورت کا کوئی محرم یا خاوند نہ ہو۔ یا ہو لیکن ساتھ جانے سے انکاری ہو یا کسی بناء پر عاجز ہو تو اس وقت عورت کا فرض حج کیلئے نسوہ ثقات کے ساتھ نکلنا واجب ہوگا اگر نسوہ ثقات نہ ہوں اور مامون مردوں کی جماعت ہو اور عورت اس جماعت میں اپنی آپ کو مامون خیال کرتی ہو تو عورت کا ان کی معیت میں نکلنا جائز ہے' واجب نہیں' اور اگر عورت اپنی آپ کو مامون نہیں سمجھتی ہو تو نکلنا قطعاً جائز نہیں ﴿48﴾

مذهب شافعیه :- شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ سفر حج مفروض کیلئے محرم خاوند یا نسوہ ثقات کی معیت ضروری ہے ان میں سے کسی ایک کی معیت حاصل ہو تو حج کیلئے جانا واجب ہے ﴿49﴾

شافعیہ کے ہاں نسوہ ثقات سے مراد دو عورتیں ہیں اس لئے کہ کل تین ہو جائیں گی ان ثقات کا بالغ ہونا یا کم از کم مراہقہ ہونا شرط ہے ثقات میں کسی ایک کی محرم کی معیت شرط نہیں **لانقطاع الاطماع عند اجتماعهن** ﴿50﴾

یہ بات بھی واضح رہے کہ عدد کی شرط شافعیہ کے ہاں حج مفروض کے سفر کے وجوب کیلئے ہے اس کے جواز کیلئے تو صرف ثقہ واحدہ کی معیت ہی کافی ہے ﴿51﴾

مذاهب اربعه کا خلاصه :- حنفیہ اور حنابلہ کے ہاں حج مفروض کے سفر کیلئے محرم یا خاوند کے بغیر عورت کا نکلنا جائز نہیں۔ شافعیہ کے ہاں ثقہ واحدہ کی معیت حاصل ہو تو نکلنا جائز ہے۔ نساء ثقات' محرم یا خاوند کی معیت حاصل ہو تو نکلنا واجب ہے۔ مالکیہ کے ہاں محرم' خاوند یا نسوہ ثقات کی معیت میسر ہو تو نکلنا واجب ہے۔ رجال مامونین کی معیت حاصل ہو تو نکلنا جائز ہے۔

ادلّه کی بحث :- مالکیه اور شافعیه کی ادلّه :- مالکیہ اور شافعیہ کا مذہب ہے کہ سفر حج مفروض کیلئے محرم یا خاوند کی معیت عورت کیلئے ضروری نہیں اس پر ان کے پاس مندرجہ ذیل دلائل ہیں۔

1...... حق تعالیٰ کا ارشاد **وللّٰه علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا** ﴿52﴾

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استطاعت کی تفسیر زاد و راحلہ کے ساتھ فرمائی ہے جیسا کہ امام بیہقیؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے **عن ابن عمرؓ قال قیل یا رسول الله ما السبیل الی الحج قال السبیل الزاد و الراحلة** ﴿53﴾ طریق استدلال یہ ہے کہ خطاب (الناس) مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہوتا ہے پس جب عورت کے پاس زاد و راحلہ ہوگا تو وہ مستطیع ہوگی اور نسوہ ثقات کی معیت سے فتنہ و فساد کا خدشہ بھی ختم ہو جائیگا لهذا ان دریں حالات اس پر حج کیلئے نکلنا واجب ہوگا۔

2...... صحیح بخاری کی روایت جوعدی بن حاتمؓ سے مروی ہے سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ روایت یہ ہے ان رسول الله ﷺ قال ......فان طالت بک حیلۃ لترینّ الضعینۃ ترتحل من الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ لا تخاف احد الا اللہ...... قال عدی فرأیت الضعینۃ ترتحل من الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ لا تخاف الا اللہ الحدیث ﴿54﴾

یہ حدیث عورت کے محرم اور خاوند کے بغیر سفر حج کی جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حدیث سے عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر حج کیلئے نکلنے کا جواز معلوم ہوتا ہے (دیکھئے المجموعؒ 66/7، والفتح 65/4)

3......صحیح بخاری کی اس حدیث سے بھی استدلال کیا جاتا ہے جو حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہ اذن لازواج النبی ﷺ فی آخر حجۃ حجھا ؛ فبعث معھن عثمان بن عفانؓ وعبد الرحمنؓ ﴿55﴾

طریق استدلال یہ ہے کہ حدیث میں مذکورہ معاملہ یعنی حضرت عمرؓ کا امہات المؤمنینؓ کو حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی ہمراہی میں حج کیلئے بھیجنا حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور امہات المؤمنینؓ کی باہمی رضامندی سے صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں ہوا معلوم ہوا کہ سفر حج کیلئے محرم یا خاوند کی معیت ضروری نہیں حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری 65/4 پر یہ استدلال پیش فرمایا۔

حافظ ابن حجرؒ اس پر وارد ہونے والا ایک اشکال کو بھی رفع فرماتے ہیں اشکال یہ ہے کہ ام المؤمنین حضرت سودہؓ نے حج پر جانے سے انکار فرمایا تھا جس سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ ان کا مذہب عدم جواز کا تھا۔ حافظ ابن حجرؒ اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں واما ما روی من انکار ام المؤمنین السیدۃ سودۃؓ فانھا ابت من جھۃ انھا لا ترید الخروج بعد وفات النبی ﷺ من بیتھا وقالت لا تحرکنا دابۃ بعد رسول اللہ ﷺ وھی لم تخرج من بیتھا بعد النبی ﷺ لا من جھۃ انھا لا تری جواز خروج المراۃ بغیر زوج او محرم للحج ﴿56﴾

4...... قیاس کے طریق پر بھی استدلال کرتے ہیں وہ یوں کہ اگر مسلمان عورت کافروں کی قید سے چھٹکارا حاصل کرلے تو وہ دارالحرب سے دارالاسلام کا سفر بدون محرمؓ کے معیت کے باتفاق مذاہب اربعہ کرسکتی ہے اس لئے کہ یہ سفر واجب ہے اور حج مفروض کا سفر بھی واجب سفر ہے لھذا سفر حج بھی خاوند یا محرم کے بغیر کرنا جائز ہے ﴿57﴾

مالکیہ اور شافعیہ کے ادلہ پر ایک نظر :- مالکیہ اور شافعیہ نے اس مسئلے میں جن نصوص سے استدلال کیا ہے ان میں سے کوئی نص بھی صراحۃً ان کی مؤید نہیں ہے عمومات سے استدلال کیا ہے اور طریق استدلال بھی ضعف سے خالی نہیں مثلاً آیت وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا الایۃ کے عموم سے استدلال کیا ہے کہ یہ آیت مرد و عورت دونوں کو شامل ہے جس کا مقتضی یہ ہے کہ جب استطاعت علی السفر پائی جائے گی تو حج واجب ہوجائیگا اسی طرح حدیث لا تسافر المرأۃ ثلاثۃ ایام الامع ذی محرم عام ہے اس میں سفر حج بھی داخل ہے لھذا مسئلہ کا تعلق ایسی دونصوں سے ہوگیا جو عام ہیں اور باہم متعارض ہیں اب یا

تو آیت کے عموم کی وجہ سے حدیث سے سفرحج کو خاص کرلیا جائے گا یا حدیث کے عموم کی وجہ سے آیت میں تخصیص کرلی جائے گی کہ عورت آیت کے عموم میں داخل نہیں ہے اب آیت میں تخصیص کے جائے یا حدیث میں اس کیلئے کسی تیسری دلیل کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں دو (2) احادیث ہمارے سامنے ہیں جو آیت میں تخصیص کے مقتضی ہیں پہلی حدیث حضرت ابن عباسؓ کی ہے جس کی تخریج دار قطنی نے کی ہے عن ابن عباسؓ انه قال قال رسول الله ﷺ لا تحجنّ امرأة الا ومعها ذو محرم ﴿58﴾ دوسری حدیث بھی حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے جس کی تخریج امام مسلم نے فرمائی ہے طویل حدیث کا حصہ ہے قام رجل فقال یا رسول الله امراتی حاجّة واني اكتتبت فی غزوة كذا وكذا قال انطلق فحج مع امراتك ﴿59﴾

ان احادیث کا تقاضا ہے کہ حدیث کے عموم کو برقرار رکھا جائے اور آیت کے عموم سے عورت کے حکم کی تخصیص کرلی جائے گویا کہ آیت عورت کو شامل نہیں جب تک کہ اسے محرم یا زوج کی معیت حاصل نہ ہو۔

علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں والاية لا تتناول النساء حال عدم الزوج والمحرم معها فلم تكن مستطيعة فی هذه الحالة فلا يتناولها النص ﴿60﴾

ابن قدامہؒ فرماتے ہیں وتفسيره ﷺ بالزاد والراحلة انما هو فی حق الرجل وربما يحمل على انهما اعظم شرطين ولا يعنى اغفال بقية الشروط ولذلك اشترطوا تخلية الطريق وامكان المسير وقضاء الدين ونفقة العيال واشترط مالكؒ امكان الثبوت على الراحلة وهذه الشروط غير مذكورة فی الحديث بل اشترط كل واحد منهم فی محل النزاع شرطا بغير دليل من كتاب أو سنة فما ذكره النبی ﷺ اولى بالاشتراط ولو قدر التعارض بين الحديثين لقدم حديثنا لخصوصه وصحته فهو اولى بالتقدم ﴿61﴾

مذکورہ بالا عبارت کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے زاد و راحلہ سے استطاعت کی تفسیر فرمائی ہے وہ صرف مرد کے حق میں ہے یا حدیث کو اس پر محمول کیا جائے کہ حج کی شرطوں میں سے زاد وراحلہ دو 2 اہم شرطیں ہیں آنحضرت ﷺ نے ان کو بیان فرمایا ہے اس سے باقی شروط مثلاً أمن الطريق ' مال کا دَین سے خالی ہونا اہل وعیال کیلئے واپسی تک کے نان ونفقہ کا بندوبست ہونا وغیرہ کی حیثیت اس بنا پر ختم نہیں ہو جاتی کہ ان کو اس حدیث میں بیان نہیں کیا گیا پھر محل النزاع (عورت کے سفر حج) میں بعض نے ایسی شرطیں (نسوہ ثقات' ثقہ واحدہ یا قافلہ کبیرہ کی معیت کی شرطیں) لگادی ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہیں اولی بالاشتراط وہ ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے ذکر فرمایا ہے یعنی زوج یا محرم کی معیت۔

اور اگر دو حدیثوں میں تعارض تسلیم کیا جائے تو محرم یا زوج کی معیت کی شرط والی حدیث اپنے خصوص اور صحت کی بنا پر مقدم ہوگی نیز زاد وراحلہ والی حدیث کی امام بیہقیؒ نے تضعیف بھی فرمائی ہے ﴿62﴾

باقی رہی حضرت عدی بن حاتمؓ کی ظعینہ والی حدیث تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں مستقبل میں پیش آنے والے ایک واقعہ کو

بیان فرمایا گیا ہے کہ اس زمانہ میں اس درجہ امن ہوگا کہ تنہا عورت اتنا لمبا سفر کر سکے گی۔ حدیث اس امر کے وجود پر دلالت کرتی ہے جواز پر دلالت نہیں کرتی۔ اسی بنا پر سفر حج مفروض کے علاوہ عورت کیلئے ایسا خروج بالاتفاق ناجائز ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں واجیب بانه خبر فی سیاق المدح ورفع منا والاسلام فیحمل علی الجواز ﴿63﴾

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس کے جواب میں فرماتے ہیں وفیه ان المقام لا یقتضی مدح الظعینة علی خروجها وحدها بل المقصود مدح ذلک الزمان علی حصول التأمین العام فیه والله اعلم ﴿64﴾

احقر عرض کرتا ہے کہ حدیث میں تنہا عورت کے نکلنے کا ذکر ہے جبکہ مالکیہ اور شافعیہ کے ہاں ثقہ واحدہ، نسوہ ثقات یا قافلہ کبیرہ کی معیت شرط ہے تنہا نکلنا کسی کے ہاں بھی جائز نہیں لھذا یہ حدیث کسی طرح بھی قابل استدلال نہیں ہے کہا جاسکتا ہے کہ بالاجماع متروک ہونے کی بنا پر اس حدیث سے استدلال نہیں کیا جاسکتا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

حضرت عمرؓ کے امہات المؤمنین کو حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی معیت میں حج کیلئے بھیجنے کے واقعہ سے استدلال کے جواب میں امام طحاویؒ نے حضرت امام ابوحنیفہؒ کا جواب نقل فرمایا ہے۔

امام صاحبؒ نے فرمایا ہے کان الناس لعائشة محرما فمع ایهم سافرت فقد سافرت مع محرم ولیس الناس بغیرها من النساء ﴿65﴾

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں۔ ولقد أحسن ابو حنیفة فی جوابه هذا لان ازواج النبی ﷺ کلهن امهات المؤمنین وهو محارم لهن لان المحرم من لا یجوز له نکاحها علی التابید فکذلک امهات المؤمنین حرام علی غیر النبی ﷺ الی یوم القیامة ﴿66﴾

باقی رہا ازواج مطہرات کیلئے عام مسلمانوں سے پردہ کا حکم تو وہ ان کی عظمت شان ورفع جلال کی بنا پر ہے (دیکھئے اعلاء السنن ﴿10/ 12﴾

احقر عرض کرتا ہے کہ ازواج مطہرات کا سفر حج حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی معیت میں نفلی حج کیلئے تھا جیسا کہ فیض الباری میں تصریح ہے کہ ازواج مطہرات آنحضرت ﷺ کی حیات میں حج فرض سے فارغ ہو چکی تھیں ﴿67﴾ اور نفلی حج کیلئے محرم یا خاوند کے بغیر سفر کرنا بالاتفاق جائز نہیں۔ جواز کی وجہ وہی ہے جو امام طحاویؒ نے حضرت امام ابوحنیفہؒ سے نقل فرمائی ہے لھذا حدیث بھی مالکیہ وشافعیہ کے دلیل نہیں بن سکتی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب

اسیرہ کے سفر پر قیاس کے جواب میں ابن قدامہؒ فرماتے ہیں واما الاسیرة اذا تخلصت من ایدی الکفار فان سفرها سفر ضرورة فلا یقاس علیه حالة الاختیار لانها تدفع ضررا محققا بضرر محتمل ولا کذلک السفر للحج والله اعلم ﴿68﴾

حنفیه اور حنابله کی ادله :- نفیہ اور حنابلہ کا مذھب ہے کہ سفرحج کیلئے محرم یا خاوند کی معیت ضروری ہے اس پروہ ان تمام احادیث سے استدلال کرتے ہیں جو محرم یا خاوند کے بغیر سفر کی حرمت پر دلالت کرتی ہے۔ یہ احادیث اپنے شمول وعموم کی وجہ سے سفرحج کو بھی شامل ہیں۔ان احادیث کو ہم نے مقالہ کی شروع میں نقل کئے ہیں چند احادیث یہاں نقل کی جاتی ہیں

1...... **روی البخاری عن ابن عمر ان النبی ﷺ قال لا تسافر المرأة ثلاثة ایام الا مع ذی محرم** ﴿69﴾ یہ حدیث اپنی عموم کی بنا پر سفرحج کو بھی شامل ہے

2 ...... **روی مسلم عن ابن عباس انه قال سمعت النبی ﷺ یخطب یقول لا یخلون رجل بامرأة الا ومعها ذو محرم ولا تسافر المرأة الا مع ذی محرم فقام رجل فقال یا رسول الله ان امرأتی خرجت حآجّةً وانی اکتتبت فی غزوة کذا وکذا قال انطلق فحج مع امراتک** ﴿70﴾

صحیح مسلم کی یہ حدیث اس بات پر واضح دلیل ہے کہ عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر سفرحج کیلئے جانا جائز نہیں اگر قافلہ کبیرہ یا نسوۃ ثقات کی معیت کافی ہوتی تو آنحضرت ﷺ فرماتے کہ تمھاری بیوی مسلمانوں کی معیت میں جارہی ہے اسے جانے دو تم جہاد میں شرکت کرو۔ صحابیؓ کو جہاد سے روک کر بیوی کے ساتھ جانے کا حکم دینا اس بات پر بیّن دلیل ہے کہ عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر حج کیلئے سفر کرنا جائز نہیں

3 ...... **اخرج الدار قطنی عن ابن عباس انه قال قال رسول الله ﷺ لا تحجّنّ امراة الا ومعها ذو محرم** ﴿71﴾

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں **هذا الحدیث رواه الدارقطنی وصححه ابو عوانة وفیه تنصیص علی منع الحج للمراة بغیر محرم فکیف تخص منه بقیة الاسفار** ﴿72﴾

4...... **اخرج الطبرانی فی معجمه عن ابی امامة الباهلی قال سمعت رسول الله ﷺ یقول لا یحل لامراة مسلمة ان تحج الا مع زوج او ذی محرم** ﴿73﴾

یہ حدیث بڑی وضاحت وصراحت کے ساتھ محرم یا خاوند کے بغیر عورت کے سفرحج کی حرمت پر دلالت کررہی ہے ھیثمیؒ نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ اس حدیث میں مفضل بن صدقہ ہے جو کہ متروک الحدیث ہے ﴿74﴾

5......قیاس کے طریقہ پر بھی استدلال کیا گیا ہے کہ جس طرح نفلی حج کیلئے محرم یا خاوند کے بغیر خوف فتنہ اور خلوت بالاجنبی کے بنا پر سفر جائز نہیں اس علّت کے بنا پر فرض حج کیلئے بھی محرم یا خاوند کے بغیر سفر جائز نہ ہونا چاہئے واللہ اعلم

مندرجہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خاوند یا محرم کے بغیر عورت کیلئے سفرحج مفروض جائز نہیں اس پر احادیث صحیحہ صریحہ دلالت کررہی ہیں۔

نیز عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر سفر کیلئے نکلنا فتنہ سے خالی نہیں خواہ سفر حج کیلئے نکلے یا کسی دوسرے مقصد کیلئے اس کا بھی تقاضا ہے کہ محرم یا خاوند کے بغیر سفر حج کیلئے عورت کا نکلنا جائز نہ ہو۔

مزید برآں سفر حج گھر سے نکلنے سے لیکر واپسی تک مشقتوں اور صعوبتوں سے بھرا ہوا ہے بہت سے مرد بھی صحیح طریقہ سے مناسک حج ادا کرنے پر قادر نہیں ہوتے تو وہ صنف نازک جو ضعف و کمزوریوں کا مجموعہ اور طمع و شہوت کا محل ہے کیسے تنہا ان مناسک کو ادا کر سکتی ہے۔

لہذا صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی حق میں محرم یا خاوند کی معیت کو شرائط وجوب حج میں سے قرار دیا جائے اور ان دونوں میں سے کسی ایک کی معیت کے بغیر عورت کے سفر حج کو ناجائز قرار دیا جائے۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

مصادر ومراجع :-

۱ ...... صحیح البخاری : ۶۵۹/۲، رقم الکتاب ۳۴ رقم الباب ۴۷ رقم الحدیث ۱۷۶۳ .

۲ ...... صحیح مسلم : ۹۷۸/۲ رقم الکتاب : ۱۵ رقم الباب: ۷۴ رقم الحدیث ۱۳۴۱ (باب سفر المراة مع محرم الی حج وغیره (رقم الحدیث 15)

۳ ...... شرح معانی الاثار للطحاوی ۴۱۵/۱ (کتاب مناسک الحج رقم الحدیث 4)

۴ ...... السنن الکبری للبیهقی ۱۳۹/۳

۵ ...... المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۱/۱۲ رقم الحدیث ۱۲۶۵۲ ۶ ...... مجمع الزوائد : ۲۹۶/۵

۷ ...... حاشیة الطبرانی : ۱۲۱/۱۲

۸ ...... سنن ابی داؤد ۱۴۰/۲ رقم الکتاب ۱۱ رقم الحدیث ۱۷۲۵

۹ ...... شرح معانی الاثار للطحاوی ۴۱۵/۱ (کتاب مناسک الحج رقم الحدیث 5)

۱۰ ...... السنن الکبری للبیهقی ۱۳۹/۳

۱۱ ...... صحیح مسلم ۹۷۷/۲ رقم الکتاب ۱۵ رقم الباب ۷۴ رقم الحدیث ۱۳۳۹ (باب سفر المراة مع محرم الی حج وغیره (رقم الحدیث 10) ۱۲ ...... ایضا

۱۳ ...... شرح معانی الاثار ۱۴۵/۱ (کتاب مناسک الحج باب حج المرأة بغیر محرم)
سنن ابی داؤد ۱۴۰/۲ السنن الکبری للبیهقی ۱۳۹/۳

۱۴ ...... صحیح البخاری : ۴۰۰/۱ رقم الکتاب : ۲۶ رقم الباب ۱۹ رقم الحدیث ۱۳۹
صحیح مسلم ۹۷۶/۲ رقم الکتاب ۱۵ رقم الباب ۷۴ رقم الحدیث ۱۳۳۸ واللفظ له
(باب سفر المراة مع محرم الی حج وغیره (رقم الحدیث 5)

۱۵ ...... صحیح مسلم ۲/۹۷٦ رقم الکتاب ۱۵ رقم الباب ۷۴ رقم الحدیث ۱۳۳۸ واللفظ له (باب سفر المراة مع محرم الی حج وغیره (رقم الحدیث 4)

۱٦ ...... شرح معانی الاثار ۱/۴۱۵ . (کتاب مناسک الحج باب حج المرأة بغیر محرم)

۱۷ ...... السنن الکبری للبیهقیؒ ۳/۱۳۸ .

۱۸ ...... صحیح البخاري ۱/۳٦۸ رقم الکتاب ۴۴ رقم الباب ۴ رقم الحدیث ۱۰۳٦ .

صحیح مسلم ۲/ ۹۸۵ رقم الکتاب ۱۵ رقم الباب ۷۴ رقم الحدیث ۱۳۳۸ .

سنن ابی داؤد ۲/۱۴۱ رقم الکتاب ۱۱ رقم الحدیث ۱۷۲۷ .

السنن الکبری للبیهقی ۳/ ۱۳۸ .شرح معانی الاثار للطحاویؒ ۱/ ۴۱۵ .

۱۹ ...... صحیح مسلم ۲/ ۹۷۷ رقم الکتاب ۱۵ رقم الباب ۷۴ رقم الحدیث ۱۳۴۰ (باب سفر المراة مع محرم الی حج وغیره (رقم الحدیث 13) شرح معانی الاثار للطحاویؒ ۱/ ۴۱۵ واللفظ لمسلم.

۲۰ ...... صحیح مسلم ۲/ ۹۷۷ رقم الکتاب ۱۵ رقم الباب ۷۴ رقم الحدیث العام ۱۳۳۹ رقم الحدیث الخاص ۴۲۲ ،شرح معانی الاثار للطحاویؒ ۱/ ۴۱۵ .

۲۱ ...... صحیح مسلم ۲/۹۷٦ رقم الکتاب ۱۵ رقم الباب ۷۴ رقم الحدیث الخاص ۴۱۸

سنن ابی داؤد ۲/۱۴۰ رقم الکتاب ۱۱ رقم الحدیث ۱۷۲٦ . السنن الکبری للبیهقیؒ ۳/۱۳۸ .

۲۲ ...... شرح مسلم للنوویؒ ۹/۱۰۳ .(باب سفر المراة مع محرم الی حج وغیره)

۲۳ ...... فتح الملهم ۳/۳۷۵ . ۲۴ ...... السنن الکبری للبیهقیؒ ۳/۱۳۹ .

۲۵ ...... اعلاء السنن ۱۰/۱۱ . ۲٦ ...... ایضا .

۲۷ ...... فتح الباری ۲/۴٦۸ .

۲۸ ...... صحیح مسلم ۲/ ۹۷۷ رقم الکتاب ۱۵ رقم الباب ۷۴ رقم الحدیث ۱۳۴۰ (باب سفر المراة مع محرم الی حج وغیره (رقم الحدیث 13)شرح معانی الاثار للطحاویؒ ۱/ ۴۱۵ واللفظ لمسلم .

۲۹ ...... اعلاء السنن ۷/۲۴۷ .

۳۰ ...... فتح الباری : ۴/٦۵ عمدة القاری : ۱۰/۲۲۲ فتح الملهم: ۳/۳۷٦ رد المختار: ٦/۳۲۸ مواهب الجلیل : ۲/۵۲۴ شرح منتهی الارادات : ۲/۷ .

۳۱ ...... بدائع الصنائع : ۲/۱۲۴ . ۳۲ ...... الفتاوی التاتارخانیة ۲/۱۵ .۱٦ ـ

٣٣...... رد المحتار ٢٦٨/٦ ٣٤...... مواهب الجليل للطحاوى للخطاب: ٥٢٤/٢.

٣٥...... المجموع للنووى :٢٦٠/٨. ٣٦...... المجموع للنووى :٢٦٠/٨.

٣٧...... المغنى لابن قدامه ١٩١/٣. ٣٨...... شرح منتهى الارادات ٧/٢.

٣٩...... صحيح البخارى ٦٥٩/٢ رقم الكتاب ٣٤ رقم الباب ٤٧ رقم الحديث ١٧٦٣.

٤٠...... السنن الكبرى للبيهقى ١٣٩/٣.

٤١...... شرح مسلم للنووىؒ: ١٠٣/٩، ١٠٤ .(باب سفر المراة مع محرم الى حج وغيره)

٤٢......صحيح مسلم :٩٧٧/٢ رقم الكتاب :١٥ رقم الباب :٧٤ رقم الحديث ١٣٤٠

(باب سفر المراة مع محرم الى حج وغيره (رقم الحديث 5) شرح معانى الاثار للطحاوىؒ ٤١٥/١ واللفظ لمسلم

٤٣...... رد المحتار : ٤٦٥/٢ فتح القدير ٣٣١/٢. ٤٤ ...... فتح الملهم .٣٧٦/٣.

٤٥...... بدائع الصنائع :٢٢٣/٢ ،حاشية الدسوقى :٩/٢ ، المجموع : ٦٦/٧ المغنى :١٩٠/٣.

٤٦...... الدر المختار مع رد المحتار :٤٥٦/٢ ،بدائع الصنائع : ١٢٣/٢ ، التاج والاكليل: ٥٢١/٢، معنى المحتاج : ٤٦٧/١ ،شرح منتهى الارادات :٨/٢.

٤٧......بدائع الصنائع :١٢٣/٢ ، رد المحتار :٤٦٣/٢، غنية الناسك :١١/١٠ ، المغنى لابن قدامه :١٩٠/٣.

٤٨...... حاشية الدسوقى مع الشرح الكبير :٩/٢، ١٠ ، مواهب الجليل :٥٢١/٢، ٥٢٢، ٥٢٧ ،المدونة الكبرى :٢١٢/٢ ، الشرح الصغير :١٣/٢. ٤٩...... المجموع :٦٦/٧، مغنى المحتاج :٤٦٧/١.

٥٠...... المجموع :٦٦/٧، ١٢١/٨ ،مغنى المحتاج :٤٦٧/١، نهاية المحتاج :٢٤٣/٣.

٥١...... ايضاً ٥٢...... سورة آل عمران اية :٩٧.

٥٣...... السنن الكبرى للبيهقىؒ : ٣٢٧/٤.

٥٤...... صحيح البخارى :١٣١٦/٣، ١٣١٧ رقم الكتاب :٦٥ رقم الباب :١٢ رقم الحديث :٣٤٠٠.

٥٥...... صحيح البخارى : ٦٥٨/٢ رقم الكتاب :٣٤ رقم الباب :٣٧ رقم الحديث :١٧٦١.

٥٦...... فتح البارى :٦٥/٤. ٥٧...... المغنى لابن قدامه :١٩١/٣.

٥٨...... سنن الدار قطنى :٢٢٣/٢.

۵۹...... صحيح مسلم : ۹۷۸/۲،رقم الكتاب ۱۵ رقم الباب :۷۴ رقم الحديث ۱۳۴۱ . (باب سفر المراة مع محرم الى حج وغيره (رقم الحديث 15)

۶۰...... بدائع الصنائع : ۱۲۳/۲.

۶۱...... المغنى لابن قدامه :۱۹۲/۳، اختيارات ابن قدامه الفقهية : ۵۷۹.

۶۲...... السنن الكبرى للبيهقىؒ مع جوهر النقى : ۳۲۷/۴،۳۳۰،۳۳۱.

۶۳...... فتح البارى : ۶۵/۴. ۶۴...... فتح الملهم :۳۷۶/۳.

۶۵...... شرح معانى الاثار للطحاوىؒ : ۴۱۷/۱. (كتاب مناسك الحج باب حج المرأة بغير محرم)

۶۶...... عمدة القارى : ۲۲۰/۱۰. ۶۷...... فيض البارى :۱۴۱/۳.

۶۸...... المغنى لابن قدامه :۱۹۲/۳،اختيارات ابن قدامه الفقهية : ۷۵۹.

۶۹...... صحيح البخارى: ۳۶۸/۱رقم الكتاب :۲۴ رقم الباب : ۴ رقم الحديث : ۱۰۳۶.

۷۰...... صحيح مسلم : ۹۷۸/۲ رقم الكتاب :۱۵ رقم الباب:۷۴ رقم الحديث ۱۳۴۱ . (باب سفر المراة مع محرم الى حج وغيره (رقم الحديث 15)

۷۱...... سنن الدار قطنى : ۲۲۳/۲. ۷۲......فتح البارى : ۶۵/۴.

۷۳...... مجمع الزوائد : ۳۰۰/۱، نصب الراية : ۱۱/۳، قال الهيثمىؒ وفيه المفضل بن صدقة وهو متروک الحديث. ۷۴...... ايضا

﴿تمت بالخير﴾